-350

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL.QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ے
ششماہی ۸عہ
سہ ماہی ۴ے ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | یکم ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۱ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج پیچش کی شکایت ہے۔ صاحبزادہ انس احمد ابن حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو تا حال بخار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

برتھ ڈے کی تقریب میں آج مقامی دفاتر۔ اور سکولز بند رہے ۔

۸ جون کی درمیانی شب یحییٰ خان صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سکرٹری کے ہاں نقب زنی کی واردات ہوئی۔ جس میں بہت سا نقصان ہوا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخبار غیبیہ محکمات و متشابہات پر مشتمل ہوتی ہیں

"یہ بات نہایت کار آمد اور یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو لوگ۔ اللہ تعالےٰ سے مامور ہو کر آتے ہیں۔ خواہ وہ رسول ہوں۔ یا نبی۔ یا محدث اور مجدد۔ ان کی نسبت جو پہلی کتابوں میں یا رسولوں کی معرفت پیشگوئیاں کی جاتی ہیں۔ ان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ علامات جو ظاہری طور پر وقوع میں آتی ہیں۔ اور بینات کا حکم رکھتی ہیں۔ اور ایک وہ متشابہات جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں زیغ اور کجی ہوتی ہے۔ وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور طالب صادق بینات اور محکمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہود اور عیسائیوں کو یہ ابتلا پیش آ چکے ہیں۔ پس مسلمانوں کے اولوا الابصار کو چاہیئے۔ کہ ان سے عبرت پکڑیں۔ اور صرف متشابہات پر نظر رکھ کر تکذیب میں جلدی نہ کریں۔ اور جو باتیں خدا تعالےٰ کی طرف سے کھل جائیں ان سے اپنی ہدایت کے لئے فائدہ اٹھائیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ شک یقین کو رفع نہیں کر سکتا۔ پس پیشگوئیوں کا وہ حصہ جو ظاہری طور پر ابھی پورا نہیں ہوا۔ وہ ایک امر شکی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کی طرح وہ حصہ استعارہ یا مجاز کے رنگ میں پورا ہو گیا ہو۔ مگر انتظار کرنے والا اس غلطی میں پڑا ہو۔ کہ وہ ظاہری طور پر کسی دن پورا ہو گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض احادیث کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں۔ کیونکہ احادیث کے الفاظ وحی متلو کی طرح نہیں۔ اور اکثر احادیث احاد کا مجموعہ ہیں۔ اعتقادی امر تو الگ بات ہے۔ جو چاہو اعتقاد کرو۔ مگر واقعی اور حقیقی فیصلہ یہی ہے۔ کہ احاد میں عند العقل امکان تغیر الفاظ ہے۔ چنانچہ ایک ہی حدیث۔ جو مختلف طریقوں اور مختلف راویوں سے پہنچتی ہے۔ اکثر ان کے الفاظ اور ترتیب میں بہت سا فرق ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ ایک ہی وقت میں ایک ہی منہ سے نکلی ہے۔

پس صاف سمجھ آتا ہے۔ کہ چونکہ اکثر راویوں کے الفاظ اور طرز بیان جدا جدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اختلاف پڑ جاتا ہے۔ اور نیز پیشگوئیوں کے متشابہات کے حصہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیوں کے جن کا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وُہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطہ سے ظاہر ہوں۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسرےٰ کے خزانہ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے۔ اور آنجناب نے نہ قیصر نہ کسرےٰ کے خزانہ کو دیکھا۔ اور نہ کنجیاں دیکھیں۔ مگر چونکہ مقدر تھا۔ کہ وہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا۔ اس لئے عالم وحی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ دھوکہ کھانے والے اسی مقام پر دھوکہ کھاتے ہیں۔ وُہ اپنی بدقسمتی سے پیشگوئی کے ہر ایک حصہ کی نسبت یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ وُہ ظاہری طور پر ضرور پُورا ہو گا۔ اور پھر جب وقت آتا ہے۔ اور کوئی مامور من اللہ پیدا ہوتا ہے تو جو جو علامتیں اس کے صدق کی نسبت ظاہر ہو جائیں۔ ان کی کچھ پروا نہیں رکھتے اور جو علامتیں ظاہری صورت میں پوری نہ ہوں۔ یا ابھی ان کا وقت نہ آیا ہو۔ ان کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ ہلاک شدہ امتیں جنہوں نے سچے نبیوں کو نہیں مانا ان کی ہلاکت کا اصل موجب یہی تھا۔ اپنے زعم میں تو وُہ لوگ اپنے تئیں بڑے ہوشیار جانتے رہے ہیں مگر ان کے اس طریق نے حق کے قبول سے ان کو بے نصیب رکھا۔"

(ایام الصلح صفحہ ۳۴ تا ۳۶)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۷ رجون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۶۴	راج بی بی صاحبہ	ضلع لاہور	۳۷۱	حسین بی بی صاحبہ	ضلع کرنال
۳۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب	بنگال	۳۷۲	رحیم الدین صاحب	" "
۳۶۶	محمد شریف صاحب	ضلع شیخوپورہ	۳۷۳	عبد اللہ صاحب	" "
۳۶۷	کریم بخش صاحب	" گورداسپور	۳۷۴	رحمت بی بی صاحبہ	" "
۳۶۸	حسن محمد صاحب	" "	۳۷۵	جنت بی بی صاحبہ	" "
۳۶۹	اللہ رکھی صاحبہ	" "	۳۷۶	فضل کریم صاحب	ضلع گورداسپور
۳۷۰	عمر بخش صاحب	" کرنال	۳۷۷	سردار خان صاحب	"

صوبہ سرحد کی احمدی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

تمام جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وُہ اپنی جماعتوں کے سالانہ بجٹ سال ۳۷-۳۶ء اور جو رقم دوران سال میں داخل خزانہ ہوئی ہو اس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ اس بارے میں تمام جماعتوں کو علیحدہ خطوط بھی بھیجے گئے ہیں۔ جن میں ان کا بجٹ اور جو رقم مرکز کی اطلاع کے مطابق سال ۳۷-۳۶ء میں داخل ہوئی ہے۔ ان کو بتلا کر عرض کی گئی ہے۔ کہ مرکز کے اعداد اگر درست ہوں تو بھی اور اگر کوئی کمی بیشی ہو تو بھی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ نیز ہر انجمن جو مقامی اخراجات کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ چندہ جمع کرتی ہے۔ ایسی کل آمد ماہوار اور لوکل اخراجات ماہواری سے بھی مطلع فرمایا جائے۔ یہ اطلاع خاکسار کو ۱۳ رجون تک بذریعہ سکرٹری مال بہر صورت پہونچ جانی چاہیئے:۔ خاکسار شمس الدین (فنانشل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد) پولیٹیکل کلرک۔ لنڈی کوتل خیبر ایجنسی۔

مبلغ مشرقی افریقہ کی درخواستِ دُعا

قادیان ۹ رجون۔ آج بذریعہ ہوائی ڈاک شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ مشرقی افریقہ کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں وُہ لکھتے ہیں۔ ٹبورا پولیس نے ان کے خلاف جو مقدمات چلائے ہیں۔ ان کا اپیل دارالسلام ہائی کورٹ میں دائر ہے۔ جس کے لئے ہائی کورٹ نے ۱۱ رجون کی تاریخ سماعت مقرر کی ہے۔ اور کارروائی دس بجے شروع ہو گی۔ اس وقت قادیان میں ڈیڑھ بجے کا وقت ہو گا۔ احباب دُعا کریں کہ خدا تعالےٰ کامیابی عطا کرے۔

۱۰ جون کا اخبار شائع نہ ہو سکا

قادیان ۹ جون۔ کل پانچ بجے شام کے قریب سخت آندھی آنے سے تھوڑی ہی دیر تک بجلی کی رو بند ہو گئی۔ جس کے متعلق خیال کیا گیا۔ کہ محکمہ والوں نے خود بند کی ہو گی۔ لیکن آندھی کے ختم ہونے کے بعد جب پتہ لیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ بجلی والے ابھی تک رو کے بند ہونے کی وجہ معلوم نہیں کر سکے۔ اور وہ نہیں کہہ سکتے کہ کس وقت رو جاری کر سکیں گے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ وجہ معلوم ہو گئی ہے۔ لیکن ساری رات کام کرکے وُہ صبح تک بمشکل درست کر سکیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس وجہ سے چونکہ پریس جو بجلی کی رو سے چلتا ہے بند رہا۔ اس لئے ۱۰ رجون کا اخبار نہ چھپ سکا اطلاعاً عرض ہے۔

وی۔پی وصول کر لئے جائیں

کئی روز کے مسلسل اعلان کے بعد کہ جن اصحاب کی قیمت جون کی کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ انہیں ۸ رجون کو وی۔پی کئے جائیں گے۔ وی۔پی روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ اب کوئی صاحب وی۔پی کے التواء کے لئے تحریر نہ فرمائیں۔ بلکہ تکلیف اٹھا کر بھی وی۔پی وصول فرمائیں۔ کیونکہ اب وی۔پی کا رکنا ممکن نہیں۔ اور اسے وصول نہ کرنے کی صورت میں دفتر کا سخت نقصان ہو گا۔ (منیجر)

دعائے مغفرت:۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ [illegible] ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

زمینداران پنجاب کی اقتصادی حالت کی اصلاح کی تجاویز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باوجود اس کے کہ زمینداروں کو ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ کیونکہ ملک کے لئے خوراک ایسی ضروری چیز مہیا کرنا انہی کا کام ہے۔ لیکن پنجاب میں جہاں اسی فیصدی آبادی ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جن کا ذریعہ معاش زمینداری ہے۔ وہ اس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہیں۔ کہ اگر حکومت نے خصوصیت سے ان کی حالت کی درستی کی طرف توجہ نہ کی۔ تو وہ تو مشکلات میں پھنسے ہوئے ہی ہیں۔ حکومت اور ملک کے امن کے لئے بھی سخت خطرات پیدا ہو جائیں گے

اس وقت جبکہ پنجاب میں یونینسٹ پارٹی برسراقتدار ہے۔ جس میں مسلمان سکھ۔ ہندو۔ زمینداروں کے نمائندے شریک ہیں۔ اور جو اپنا بہت بڑا مقصد زمینداروں کی ابتر حالت کی اصلاح قرار دے چکے ہیں ضروری ہے۔ کہ اس اہم معاملہ کی طرف توجہ کی جائے ؂

اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے کئی سال قبل یعنی سنہ ۱۹۳۱ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے زمینداران پنجاب کی مشکلات اور ان کی وجوہات پوری شرح وبسط سے بیان کرنے کے ساتھ ہی ان کی اصلاح کے لئے نہایت اہم تجاویز پیش فرما چکے ہیں۔ انہی کی روشنی میں ذیل کی سطور قلم بند کی جاتی ہیں :-

یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ زمینداروں کی اخلاقی اور اقتصادی حالت کی تباہی کا سب سے بڑا موجب قرض کا وہ پہاڑ ہے جس کے نیچے سر سے کر پاؤں تک وہ دبے ہوئے ہیں۔ اور قرض کی ادائیگی کی کسی صورت کا پیدا ہونا تو الگ رہا۔ اگر وہ اپنی ساری کی ساری پیداوار بھی دے دیں۔ تو قرض کا سود بھی پوری طرح ادا نہیں کر سکتے۔ آج سے کئی سال پہلے کا اندازہ ہے۔ کہ زمینداروں پر ایک ارب تیس کروڑ روپیہ قرض ہے۔ اگر انہیں یہ قرض ادا کرنے پر مجبور کیا جائے تو وہ اپنی زمینیں فروخت کر کے بھی ادا نہیں کر سکتے۔ غرض بحالات موجودہ یہ قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ اور برابر بڑھتا چلا جا رہا ہے ؂

ان حالات میں کیا ہونا چاہیئے۔ یہ کہ :-

۱۔ چونکہ سود خوار لوگوں کے موجودہ قرض نہایت ظالمانہ شرائط پر دیئے گئے ہیں۔ اور زمینداروں کی مصیبت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے جو شخص اپنے قرض سے دوگنا ادا کر چکا ہو اسے قرض سے سبکدوش قرار دے دیا جائے ؂

۲۔ پچھلے قرضہ کے تصفیہ کے علاوہ آئندہ کے لئے یہ بندش عائد کی جائے۔ کہ ۱۲ فیصدی سے زائد کسی صورت میں بھی سود لینے کی اجازت نہ ہو۔ یہ زیادہ سے زیادہ شرح سود ہے۔ اس سے زائد قطعاً نہیں ہونی چاہیئے ؂

۳۔ چونکہ زمینداروں کی مشکلات کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ حکومت پیداوار پر نہیں۔ بلکہ زمین پر اور پیداوار کے مطابق نہیں۔ بلکہ مقررہ رقم کی صورت میں مالیہ لیتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ چھوٹے زمیندار بالعموم مالیہ دینے کی بھی توفیق نہیں پاتے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت یا تو مالیہ مقرر نہ کرے۔ بلکہ پیداوار کی قیمت کے لحاظ سے اس کی ہر سال تعیین ہوا کرے۔ یا پھر ہر زمیندار کے ذاتی اخراجات کے لئے ایک حصہ زمین کا چھوڑ دے۔ مثلاً یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ اوسطاً ایک خاندان کے گزارہ کے لئے دس ایکڑ زمین کی ضرورت ہے اس لئے جو زمیندار دس ایکڑ سے کم زمین پر کاشت کر رہے ہیں۔ ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ وصول نہ کیا جائے ہاں جن زمینداروں کی کاشت اس سے زیادہ ہو۔ ان کی زمین میں سے دس ایکڑ زمین پر کوئی معاملہ نہ ہو۔ اس سے زائد پر معاملہ لیا جائے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ جب گورنمنٹ تاجر کی آمد میں سے ایک حصہ بغیر انکم ٹیکس لئے چھوڑ دیتی ہے۔ اور صرف دو ہزار روپیہ سے زائد آمد والے لوگوں پر ٹیکس لگاتی ہے۔ تو کیوں زمینداروں کے لئے وہی صورت بہم نہ پہونچائی جائے ؂

ظاہر ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی پیش فرمودہ یہ تجاویز زمینداروں کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی نے انہی بنیادوں پر ایسی عمارت تعمیر کرنے کی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ جس کے نیچے بے چارے زمیندار سر چھپا سکیں۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ میں پنجاب اسمبلی میں پیش ہونے والی جو تجاویز درج کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ مقروضین کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی غرض سے مندرجہ ذیل اصول پر حکومت کوئی جدید قانون نافذ کرے ؂

الف۔ جو قرضے تیس سال یا اس سے زائد مدت کے دائمی حسابات کے نتیجہ پر ابھی تک تصفیہ طلب نہیں ہوئے۔ ان کو قطعی طور پر بے باق قرار دیا جائے ؂

ب۔ جو قرضے ۳۰ سال یا اس سے زائد مدت کے دائمی حسابات کے نتیجہ کے طور پر ابھی تک جاری ہیں۔ ان میں ۷۵ فیصدی تخفیف عمل میں لائی جائے ؂

ج۔ جو قرضے دس سال یا اس سے زائد مدت کے دائمی حسابات کے باوجود ابھی تک بے باق نہیں ہوئے۔ ان میں پچاس فیصدی تخفیف عمل میں لائی جائے ؂

د۔ جن قرضوں کا ذکر متذکرۃ الصدر الف۔ ب۔ ج میں کیا گیا ہے۔ اگر ان میں کوئی مقروض قرض خواہ کو اصل زر سے دوچند ادا کر چکا ہے۔ تو اس صورت میں انہیں بالکل بے باق قرار دیا جائے

پھر ایک تجویز یہ ہے۔ کہ ایک سرکاری یا غیر سرکاری ماہر مقرر کیا جائے جو یہ رپورٹ کرے۔ کہ کن وسائل سے اراضی کے مالیہ کو اس اصول پر لایا جا سکتا ہے۔ جس پر کہ اب ہمارے ملک میں انکم ٹیکس کا دارومدار ہے۔

یونینسٹ پارٹی کی یہ جدوجہد قابل تعریف۔ اور لائق داد ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ پنجاب اسمبلی کے زمیندار ممبر خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو۔ یا سکھ۔ ان تجاویز کی پرزور تائید کریں گے۔ اور حکومت ان کے متعلق ہمدردانہ طریق عمل اختیار کرے گی ؂

ان لوگوں نے جن پر زمینداروں کو اس حالت تک پہونچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور جو ایک دفعہ زمیندار کو قرض دینے کے بعد نسلوں تک اس خاندان کو اپنے پنجہ ستم سے رہائی نہیں دیتے ابھی سے مخالفت شروع کر دی ہے۔ اور شور مچانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسرارِ حدیث

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اُتی بلبنٍ قد شیب بماءٍ وعن یمینہٖ اعرابی وعن یسارہٖ ابوبکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن

انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس دودھ (جس میں پانی ملا ہوا تھا) لایا گیا۔ اس وقت آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی یعنی کوئی عام دیہاتی آدمی تھا۔ اور بائیں طرف حضرت ابوبکر تھے۔ آپ نے دودھ پیا۔ اور اپنا بچا ہوا دودھ اس اعرابی کو دے دیا۔ اور فرمایا دائیں جانب دائیں جانب ہی ہے۔

دوسری روایت میں آتا ہے۔ کہ اس مجلس میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اپنا بچا ہوا دودھ ابوبکرؓ کو دیجئے۔ اس پر آپ نے فرمایا "دایاں دایاں ہی ہے"۔

جاننا چاہیئے کہ افراد کی فضیلت دو قسم پر ہے۔ ایک ذاتی فضیلت اور دوسرے حالاتی فضیلت ذاتی فضیلت تو اس طرح پر ہوتی ہے۔ کہ مثلاً ایک شخص اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ مقرب ہے۔ اور دوسرا اس سے کم تو اس صورت میں مقدم الذکر شخص دوسرے پر فضیلت رکھیگا۔ اور یہ فضیلت اس کی ذاتی فضیلت کہلائیگی حالاتی فضیلت کی یہ مثال ہوسکتی ہے کہ مثلاً ایک شخص ایک وقت کسی نہایت مبارک اور پاک جگہ میں ہے اور دوسرا جو ذاتی فضیلت کے لحاظ سے اس سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس وقت کسی وجہ سے اس جگہ کی نسبت کسی کم مبارک جگہ میں ہے۔ مثلاً ایک مسجد میں ہے اور دوسرا بازار میں یا ایک مسجد کی پہلی صف میں ہے۔ اور دوسرا پیچھے تو اس مقدم الذکر شخص کو دوسرے شخص پر حالاتی فضیلت حاصل ہوگی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک محض جزوی اور وقتی فضیلت ہوگی۔ مگر ہوگی ضرور۔

دوسرے یہ جاننا چاہیئے۔ کہ روحانی امور میں کسی شخص کی فضیلت ذاتی کے متعلق یقینی علم حاصل کرنا ایک نہایت ہی مشکل امر ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ یہ علم صرف خدا کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ یا جسے خدا چاہے یہ فراست عطا کرتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جب روحانی ترقیات کے تمام ذریعے شریعت نے کھول کر بتا دیئے ہیں۔ تو پھر کسی کی فضیلت ذاتی کا علم کس طرح مخفی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ان ذرائع کو جس حد تک استعمال کرتا نظر آئے گا۔ وہ اس حد تک فضیلت رکھنے والا سمجھا جائے گا۔ مگر یہ خیال باطل ہے۔ کیونکہ اول تو گو روحانی ترقیات کے ذرائع سب بیان شدہ ہیں مگر سب ظاہر و نمایاں نہیں ہیں۔ بلکہ بہت سے مخفی ہیں۔ جن کا علم خاص مجاہدہ سے کھلتا ہے۔ اور عامۃ الناس تو الگ رہے۔ بعض اوقات ظاہری علوم کے حامل بھی ان سے آگاہ نہیں ہوتے۔ دوسرے کسی شخص کا ان ذرائع کو استعمال کرتا ہوا نظر آنا اس بات کی دلیل بھی نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ شخص صاحب فضیلت روحانیہ ہے۔ کیونکہ قلب کی نیات کو جن پر سب شے کا دارو مدار ہے۔ کوئی نہیں جانتا۔ اور پھر اگر نیات درست بھی ہوں تو دوسرے مخفی امراض کو کون سمجھ سکتا ہے بلکہ نیات اور مخفی امراض تو ایسی مخفی اشیاء ہیں۔ کہ بعض اوقات خود سالک بھی ان کے متعلق دھوکا کھا جاتا ہے۔ لہٰذا کسی کی ذاتی فضیلت کا علم ایک نہایت ہی مشکل امر ہے۔ اور کم از کم ظاہری علوم سے تو یہ حاصل نہیں ہوسکتا لیکن اس کے مقابلہ میں کسی کی حالاتی فضیلت کا علم ایک بالکل آسان امر ہے۔ جسے عام واقفیت رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو حقیقت سے واسطہ نہیں۔ بلکہ صرف ظاہری حالت سے تعلق ہے۔

ان دو باتوں کے بیان کرنے کے بعد خاکسار عرض کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا جو بچا ہوا دودھ اس اعرابی کو دیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نہ دیا۔ تو آپ نے اپنے اس فعل سے امت کو بعض عظیم الشان سبق دیئے۔

اول آپ نے اپنے اس فعل سے اپنی امت کو اس بات کا علم دیا۔ اور احساس کرایا۔ کہ جس طرح جسمانی طور پر منور اشیاء مثلاً سورج۔ چاند۔ چراغ وغیرہ ہر وقت اپنی روشنی کی کرنیں باہر پھینکتے رہتے ہیں۔ اسی طرح روحانی طور پر منور اشیاء سے بھی ہر وقت انوار باطنی کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا۔ کہ ضیاء روحانی کی کرنیں ان سے صادر ہونی رک جائیں۔ کیونکہ اگر یہ نہ تسلیم کیا جائے۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا الایمن فالایمن فرمانا یعنے دایاں دایاں ہی ہے بے حکمت ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ اگر آپ کے پاس بیٹھنے میں فی ذاتہٖ کوئی اثر نہیں۔ تو نہ پھر دائیں کا سوال رہا اور نہ بائیں کا۔ نہ پاس کا نہ بُعد کا۔ نہ آگے کا نہ پیچھے کا خوب غور کر لو۔ یہ سوالات تبھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ جب یہ تسلیم کیا جائے کہ آپ کے اندر سے ہر وقت خاموش طور پر انوار روحانی کا صدور ہوتا رہتا تھا۔ دائیں بائیں کے مقابلہ کے سوال کو فی الحال الگ رکھو۔ صرف اس بات پر نظر کرو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہات میں سے کسی ایک جہت کے متعلق خاص برکت کے الفاظ فرمائے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے وجود کے اندر سے انوارِ باطنی نکل نکل کر اس جہت کو مبارک کر رہے ہیں۔ ورنہ اگر یہ نہیں تو اس کی برکت کیسی اس حدیث سے نورانی وجودوں کے محض قرب سے دوسری اشیاء کا (بشرطیکہ وہ قبولیت کا مادہ رکھتی ہوں) متاثر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ وہ عظیم الشان نکتہ ہے۔ جو ہر صادق کی کامیابی کی تہ میں کام کرتا ہے۔ اور یہی سالک کے سلوک کی کامیابی کی کلیدِ اعظم ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ آپ کے اس فعل میں سب سے پہلے یہ سبق تھا۔ کہ پاک وجودوں سے ہر وقت خاموش طور پر انوار روحانی کا صدور ہوتا رہتا ہے۔ وھو المراد

دوسرا سبق جو اس حدیث میں ہے یہ ہے کہ گو روحانی انوار کا صدور ہر جانب پر اثر ڈالتا ہے۔ مگر دائیں جانب کو انوار کی کرنیں زیادہ زور اور زیادہ صفائی کے ساتھ رخ کرتی ہیں۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے۔ جس کا ادراک صرف ایک عارف پر کھولا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے تجربہ سے اس کے صدق کا شاہدہ کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوسرے موقعہ پر بھی اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ مسجد میں جماعت کے وقت جہاں قرب امام اور بعض اور وجوہ سے باقی صفوں پر صفِ اول کو ترجیح دی گئی ہے۔ وہاں آپ کے اقوال سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ صف اول میں سے شرط ایمن یعنے دائیں جانب کی نصف صف کو بائیں جانب کی نصف صف پر فضیلت حاصل ہے۔ مگر یہ موقعہ اس اصل کی اہمیت ظاہر کرنیکے واسطے ایک خاص موقعہ تھا۔ کیونکہ ایک طرف صدیقِ اکبر تھا اور دوسری طرف ایک اعرابی۔ پس ایسے حالات میں بھی آپکا اعرابی والی جانب کو بوجہ اسکے شق ایمن ہونیکے ابوبکر صدیق والی جانب پر ترجیح دینا شق ایمن کی برکات کی اہمیت کو خاص طور پر ظاہر کرنے والا ہے ۞

353

تیسرے اس فعل سے آپ اپنی امت کو یہ سبق دینا چاہتے تھے کہ مقامی اور وقتی انعامات ان لوگوں کا حق ہوتے ہیں۔ جو مقامی اور وقتی خصوصیت رکھتے ہیں۔ نہ کہ ان کا جو بحیثیت مجموعی مستقل طور پر کلی فضیلت رکھتے ہوں۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہو۔ تو مقامی اور وقتی فضیلت رکھنے والے لوگ انعامات سے بالکل ہی محروم ہو جائیں حالانکہ خدا کی رحیمیت۔ اور رحمانیت کا تقاضا ہے۔ کہ اپنے اپنے دائرہ کے اندر سب لوگ انعامات حاصل کریں۔ اور اپنے اپنے حقوق میں مثلاً ایک جرنیل ہے۔ جو تمام فوج میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ اور دوسرا ایک معمولی سپاہی ہے جس نے اپنے محدود دائرہ میں کوئی عام فضیلت حاصل کی ہے۔ تو جب اس محدود دائرہ کے اندر انعامات کی تقسیم ہوگی۔ تو سپاہی کو بھی انعام ملے گا۔ اور یہ ظلم ہوگا۔ کہ وہ انعام بھی جرنیل کو دے دیا جائے۔ ہاں جرنیل اپنے وسیع دائرہ میں بے شک بے شمار انعامات کا وارث ہوگا۔ بعینہٖ یہی صورت اس مجلس میں تھی۔ آپ کے بچے ہوئے دودھ کا کسی کو ملنا بے شک ایک انعام تھا۔ کیونکہ وہ آپ کا تبرک تھا۔ لیکن یہ انعام محض مقامی حیثیت رکھتا تھا۔ پس یہ انعام اس کا حق ہو سکتا تھا۔ جو اس مجلس میں مقامی فضیلت رکھتا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مقامی فضیلت جس کا نام میں نے حالاتی فضیلت رکھا ہے۔ اس وقت اس اعرابی کو تمام اہل مجلس پر حاصل تھی۔ لہٰذا آپ نے اس کو اس انعام کا وارث بنایا۔ ہاں اگر کوئی وسیع دائرہ کا انعام ہوتا۔ تو آپ بے شک ذاتی فضیلت کے نام پر اس کی تقسیم کرتے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اس فعل سے صحابہ کو یہ سبق بھی دیا۔ کہ کسی کی عام ذاتی فضیلت۔ اور اہلیت کی وجہ سے کسی دوسرے کی جزوی یا حالاتی فضیلت کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اس موخر الذکر شخص کے حقوق کی بھی پوری نگہداشت کرنی ضروری ہے۔ خواہ بظاہر اس وقت کسی بڑے شخص کی کیسی شان ہی نظر آتی ہو۔

چوتھے اس حدیث سے یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے۔ کہ ظاہری صورت کا بھی بڑا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے اس اعرابی کے صرف ظاہری مقام کا جو ایک محض اتفاقی امر تھا۔ اور صرف ظاہری صورت میں واقعہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت کے ساتھ اسے کوئی تعلق نہ تھا۔ بہت بڑا لحاظ کیا۔ اور اسے قابلِ انعام گردانا۔

پس سالک کے لئے اس میں بھی ایک نکتہ بتایا ہے۔ کہ اگر کبھی وہ کسی مقام قرب کی زُوح میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تو اس کے ظاہری حالات کو ہی اپنے اوپر وارد کرے۔ کیونکہ یہ ظاہری حالت بھی فیض الٰہی کو کھینچتی۔ اور بندہ کو انعامات کا وارث بناتی ہے۔

یہ وہ چند حکمتیں ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فعل میں جو حدیث متذکرۃ الصدر میں بیان کیا گیا ہے۔ پائی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم بعض اور حکمتیں بھی ہیں۔ مگر ان کے لئے زیادہ گہری نظر درکار ہے۔ در حقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلام بھی کلامِ الٰہی کی طرح (گو محدود پیمانہ پر) ہدایت کا بحرِ بیکراں ہے۔ اور آپ کا ہر قول و فعل اور حرکت و سکون اپنے اندر بہت بہت حکمتیں رکھتا ہے۔ ان اسرار سے واقف ہونا ہر سالک کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اسی سے طبیعت اطمینان اور سکون حاصل کرتی ہے۔ نیز بندہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لاتعداد راستوں پر آگاہ ہو کر اپنے اعمالِ صالح کا دائرہ بہت وسیع کر سکتا ہے۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے دو واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

سنہ ۱۹۰۲ء میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد میں گاہے گاہے جب بھی دفتر سے کسی تہوار کے موقعہ پر۔ یا اتوار کو چھٹی ہوتی۔ قادیان آ کر حضور پُر نور کی زیارت سے مشرف ہوتا۔ حضور کا یہ عام دستور تھا۔ کہ نماز فجر کے بعد معہ چند غلام سیر کے لئے تشریف لے جاتے ایک دن میں بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ حضور اس گاؤں کے پاس جو نواں پنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ ٹھہر گئے۔ اس وقت جو احباب آپ کے ساتھ تھے۔ ان میں دو بزرگوں کے نام اچھی طرح یاد ہیں ایک حافظ حامد علی صاحب مرحوم۔ اور دوسرے خلیفہ رجب الدین صاحب مرحوم خسر خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم۔ خلیفہ رجب دین صاحب میرے ساتھ بہت محبت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے اس وقت مخاطب کر کے کہا۔ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ کہنے لگے۔ حضرت صاحب نے اپنے سونٹے سے اس مقام پر نشان لگا دیا ہے۔ جہاں سے ریلوے لائن گزرے گی۔ یہ بات مجھے خوب یاد ہے۔ اور اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ریلوے لائن اسی جگہ پر بنی۔ یہ واقعہ سنہ ۱۹۰۲ء کا ہے۔ جو تقریباً تیس سال کے بعد پورا ہوا۔ واللہ علےٰ ما اقول شہید۔

(۲)

دوسرا واقعہ بھی انہی دنوں کا ہے۔ میں بطور مہمان مہمان خانہ میں اُترا ہوا تھا۔ اتفاقاً اس دن بھی خلیفہ رجب دین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور چند اور احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا جا رہا تھا۔ جہاں اب محمد یامین صاحب۔ اور کاغانی صاحب وغیرہ کی دوکانیں ہیں۔ وہاں ایک لمبا مٹی کا تھڑا تھا۔ جو مہمان خانہ کے دروازہ کے سامنے تک پہنچتا تھا۔ اس تھڑے پر ایک دیگ پک رہی تھی اس کے قریب خلیفہ رجب دین صاحب ٹہل رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا مجھے آپ حضرت صاحب سے جانے کی اجازت لے دیں۔ تاکہ میں شام کی گاڑی پر بٹالہ سے سوار ہو سکوں۔ کیونکہ کل مجھے دفتر حاضر ہونا ہے۔ انہوں نے کہا۔ آپ کھانا کھا کر جائیں۔ میرے اصرار پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گئے۔ اور واپس آ کر مجھے یہ پیغام دیا۔ کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کھانا کھائے بغیر نہیں جا سکتے۔ میں نے کہا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں میری طرف سے دوبارہ عرض کریں۔ کہ دو گھنٹے تک بمشکل کھانا تیار ہوگا۔ اور پھر مجھے گاڑی نہیں مل سکے گی۔ خلیفہ صاحب پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گئے۔ اور آ کر فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔ خواہ کچھ ہو۔ کھانا کھا کر جانا ہوگا۔ بالآخر جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے۔ تو گاڑی کے روانہ ہونے میں صرف ایک گھنٹہ باقی تھا۔ یکے کرایہ پر لئے گئے۔ لیکن پہنچنا محال نظر آتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد دعا ہمیں رخصت کیا۔ جب ہم قادیان سے نصف راستے تک پہنچے۔ تو شمال کی طرف سے سخت کالی گھٹا اٹھی۔ اور موسلا دھار مینہ برسنے لگا۔ چونکہ سخت تند ہوا بھی چل رہی تھی اس لئے یکے والوں نے کہا کہ اس شدید بارش میں چلنا محال ہے۔ اس طرح گاڑی کا وقت راستہ میں ہی ہو گیا اور ہم نے سمجھ لیا۔ کہ گاڑی نہیں مل سکتی لیکن جب ہم سٹیشن پر پہنچے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ شدید بارش کی وجہ سے گاڑی ایک گھنٹہ لیٹ ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ اور گاڑی کے آنے پر سوار ہو کر لاہور پہنچ گئے۔

خاکسار مرزا قدرت اللہ مہاجر۔ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجزۂ فصاحتِ قرآنِ کریم کی اہمیت

ایک اہم سوال

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک ہزارہا انسانوں نے دُنیا کے سامنے یہ دعوےٰ پیش کیا۔ کہ وُہ خدائے برحق کے حقیقی اور راستباز مرسل ہیں۔ ان میں سے بہت سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے۔ اور ضعیف انسانوں کے لئے مشعلِ راہ ہدائت ثابت ہوئے لیکن بعض ایسے بھی تھے۔ جن کا دعوےٰ محض جھوٹ۔ جن کا بیان بالکل کذب اور جن کا اصل مقصد صرف لوگوں کو خدا سے برگشتہ کر کے ابلیس کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ فطری طور پر ہر انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا خدا تعالےٰ نے سچے اور جھوٹے صادق اور کاذب میں امتیاز کے لئے کوئی معیار مقرر فرمایا ہے؟

جواب

یہ ایک بہت ہی اہم سوال ہے ایسا سوال جس کا جواب انسانی زندگی کے لئے ایک عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہو۔ تو انسان کی تخلیق کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔ اور نظام عالم پر ترتیب و تنظیم کی بجائے انتشار و پراگندگی محیط ہو جائے۔ پس دل گواہی دیتے ہیں۔ کہ اس سوال کا حل یقیناً موجود ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے انبیاء و رسل کو وُہ معجزات و نشانات عطا فرمائے۔ جن کی نظیر پیش کرنے سے انسانی ہاتھ قاصر ہیں اور یہی وُہ علامات تھیں جن میں انبیاء کے ساتھ الٰہی طاقت کام کرتی نظر آئی۔ اور یہی وُہ قوت تھی۔ جس کے سامنے طاغوتی طاقتوں کو سرنگوں ہونا پڑا۔

معجزۂ قرآنِ کریم

قرآن میں اکثر انبیاء کے معجزات مذکور ہیں۔ اور ان کو انبیاء کی صداقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ہمارے سید و مولا افضل المرسلین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہزاروں معجزات عطا فرمائے گئے۔ جن میں سے بعض کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ ان میں سے معجزۂ فصاحت و بلاغت قرآن کریم کو بار بار اور تحدی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اور منکرین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کئی بار قرآن کریم یا اس کے کسی حصہ کی نظیر لانے کے لئے چیلنج کیا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہ ہوگا۔ کہ یہ معجزہ جو افضل الانبیاء اور سید الرسل کے لئے ظاہر ہوا۔ اور جسے سب سے زیادہ تحدی کے ساتھ پیش کیا گیا۔ یقیناً تمام معجزات سے اپنی شان میں ممتاز اور اہم ہے۔ اور نبوت سے براہ راست مضبوط ترین تعلق رکھتا ہے

معجزہ کی اہمیت

کسی معجزہ کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ اپنے مقصد کو کس حد تک پورا کرتا ہے۔ کسی معجزہ کے مقصد کی بہترین تکمیل اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ وُہ زیادہ سے زیادہ افراد پر حجت ہو سکے۔ تعداد کے لحاظ سے جسقدر انسانوں کے حصہ کے لئے وُہ بطور دلیل ثابت ہو اور جتنے زیادہ لوگوں کے لئے برہان نبوت بن سکے۔ اتنا ہی وُہ معجزہ اہم۔ شاندار اور ممتاز ہوگا۔ لیکن زیادہ سے زیادہ اشخاص کے لئے برہان بننے کے واسطے یہ بھی ضروری ہے کہ وُہ لمبے سے لمبے زمانہ کے لئے ہو۔ کیونکہ تب ہی وہ آئندہ نسلوں کے سامنے پیش ہو سکتا۔ اور ان کے لئے مشعل ہدائت بن سکتا ہے۔ ورنہ اگر وُہ ایک عارضی اور قلیل عرصہ کے لئے ہو تو ایک تو تعداد کے لحاظ سے کثیر افراد کے لئے دلیل نبوت کے طور پر پیش نہیں ہو سکتا۔ دوسرے اس کے درست ہونے کے متعلق بہت کچھ تگ و دو کرنی پڑے گی۔

معجزہ کے متعلق ضروری امور

معجزہ کے وقوع کے متعلق ہمیں سب سے پہلے اس امر پر غور کرنا ہے۔ کہ آیا اسکا واقع ہونا ممکن بھی ہے۔ یعنی اگر اس کو ممکن الوقوع سمجھا جائے۔ تو اس سے خدا تعالےٰ کی کسی صفت کا تعطل تو نہیں ماننا پڑتا۔ اگر اس کے ظاہر ہوتے کے امکان کی ذہنیت کے ساتھ صاحب جمیع صفات کاملہ کے متعلق یہ احتمال پیدا ہو کر اس معجزہ کے ظہور سے صفات الٰہی میں سے کوئی باطل ٹھہرتی ہے۔ تو یقیناً وہ ناممکن الوقوع اور محال ہوگا۔ شلاً مسیحی حضرات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے جسمانی مردے زندہ کئے۔ قبل اس کے کہ ہم دیکھیں۔ یہ معجزہ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ ہم پر یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ایسے فعل کے وقوع سے خدا تعالےٰ کی صفتِ خلق و احیاء کا اللہ ہی سے مخصوص ہونا باطل ٹھہرتا ہے لہذا ہمیں بغیر کسی پس و پیش کے تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ اس معجزے کے وقوع کا خیال ہی بے بنیاد ہے۔

وقوع کے امکان کے بعد اس امر کا مشاہدہ بھی ضروری ہے۔ کہ وُہ معجزہ حقیقتاً واقع بھی ہوا یا نہیں۔ عین ممکن ہے کہ کسی مدعی نبوت کی طرف کسی ایسے فعل کے ظہور کو متعلق کیا جائے۔ جس سے خدائی صفات پر تو کوئی حرف نہ آئے لیکن وُہ حقیقتاً واقع ہی نہ ہوا ہو۔ اور اس کا وجود محض فرضی اور قیاسی ہو۔ پس وقوع کے تیقن کے لئے صحیح تواتر کا ہونا ضروری ہے۔ تواتر کے لئے یہ امر لازمی ہے۔ کہ اس کی سب سے پہلی شہادت میں ثقہ طور پر رویت کا حصہ ہو۔ مثلاً عیسائی اور یہودی کئی صدیوں سے بالتواتر اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس تواتر کے آخری زینہ پر ہمیں رویت ثقہ نہیں ملتی۔ یعنے ہمیں کوئی ایسے ثقہ راوی نہیں ملتے۔ جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر فوت ہوتے دیکھا ہو۔ تو یہ امر مکمل طور پر پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ یہ واقعہ بالکل من گھڑت اور غلط ہے۔

مذکورہ بالا امور کے فیصلہ کے بعد بھی ایک بات قابل توجہ ہے۔ اور وُہ یہ کہ ہو سکتا ہے معجزہ کا ظہور ممکن بھی ہو۔ اور پھر وہ واقع بھی ہوا ہو لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس سے نبوت پر استدلال کیونکر ہو سکتا ہے۔ آج ایک شخص اٹھتا ہے۔ اور یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ وُہ علوم سائنس و فلسفہ میں ماہر ہے۔ اس لئے وہ نبی ہے۔ تو اس کے دعوے اور سائنس و فلسفہ کی مہارت میں باہم کوئی ربطہ نہ ہونے کی وجہ سے عقل یقیناً اس کے دعوے کو درخور اعتنا نہ جانے گی۔ پس جب تک کسی معجزہ کا حقیقی ربط نبوت کے ساتھ نہ ہو۔ ہم اسے کوئی وقعت نہیں دے سکتے۔ لیکن جس حد تک اس کا تعلق اور رشتہ زیادہ استوار اور مضبوط نظر آئے۔ اسی حد تک وُہ معجزہ ہماری نگاہ میں زیادہ اہم اور وقیع ہوگا۔

قرآن کریم کا لاثانی ہونا

ان تمام معیاروں کی روشنی میں جب ہم معجزہ فصاحت قرآن پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ کہ صرف قرآن ہی ایک ایسا معجزہ ہے۔ جو باقی تمام سے فوقیت لے جاتا ہے قرآنِ حکیم ہی وُہ کتاب ہے جسے ہر زمانہ کے لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ اس کی نظیر لانے کا چیلنج نہ صرف کفار مکہ کے لئے تھا۔ بلکہ آج بھی اسی شان اور اسی عظمت کے ساتھ برقرار ہے۔

قرآن کریم کے لاثانی ہونے کو جس تحدی کے ساتھ ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر خدا کے افضل ترین نبی نے خدا کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ تمام صدیوں اور تمام سالوں میں اسی آن بان کے ساتھ لوگوں نے اس کی عظمت کو تسلیم کیا۔ منکرین نے قرآنی عظمت کو دھندلانے کی ہزار کوشش کی

اس نیر تاباں کی چمک کو کم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ انفرادی اور جماعتی ہر قسم کی سعی اس کی مثال پیش کرنے کے لئے صرف کی گئی۔ لیکن ہر کوشش ناکام اور ہر سعی خائب و خاسر رہی

زندہ معجزہ

پھر ان تمام باتوں سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید میں ایک زندہ معجزہ ہے۔ جو نبوت پر روشن ترین دلیل بن سکتا ہے۔ وہ تعلیم جس نے تیس برس کے اندر عرب کے وحشی صفت انسانوں کی طبائع میں عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا۔ وہ قانون جو ایک آئیڈیل کے طور پر ساڑھے تیرہ سو سال میں دنیا کے سامنے پیش رہا ہے۔ وہ کتاب جس کی مثال عربی اور عجمی کالے اور گورے۔ مشرقی اور مغربی الغرض تمام مذاہب کے افراد متحدہ کوششوں سے بھی نہ لا سکے۔ اس سے زیادہ اور کونسا وہ معجزہ ہے۔ جو نبوت مصطفوی پر زیادہ درخشندہ حجت ہو سکتا ہے۔ پس قرآن کریم کی عظمت وقعت اور اہمیت سے اشد مخالفین بھی انکار نہیں کر سکتے۔

سر ولیم میور کی شہادت

یہ ممکن تھا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کو اس کی حفاظت منظور نہ ہوتی۔ اور قرآن کریم میں لفظی اور معنوی تحریف ہو جاتی۔ تو مخالفین کو یہ حیلہ مل جاتا کہ وہ قرآن جس کی نظیر لانے کا چیلنج خود اس کتاب نے پیش کیا۔ وہ بدل چکی۔ اور اب وہ اپنی اصلی شان میں ہمارے سامنے موجود نہیں۔ لیکن اس حکیم و کریم خدا کو یہی منظور تھا۔ کہ اس مکمل قانون کی ہر رنگ میں حفاظت کی جائے۔ تا قیامت تک محفوظ و مصئون صورت میں ساکنین مشرق و مغرب کے سامنے پیش ہو۔ اور منکرین کے لئے کوئی جائے اعتراض نہ رہے۔ چنانچہ اشد ترین مخالفین کو بھی قرآن کریم کی بے نظیر حفاظت کا مقر ہونا پڑا ہے۔ سر ولیم میور اپنی مشہور کتاب "لائف آف محمدؐ" میں قرآن کریم کے متعلق لکھتے ہیں:-

"جمیع مسلمانوں میں صرف ایک ہی قرآن استعمال ہوتا چلا آیا ہے۔ آج تک ہر دور اور ہر زمانہ میں ایک ہی متن کے نسخہ کا مسلسل مشترک اور متواتر استعمال اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ ہمارے پاس وہی صحیح قرآن ہے..... کرہ عالم پر اس کے سوا اور کوئی ایسا شاہکار نہیں۔ جو اتنے پاکیزہ متن کے ساتھ بارہ صدیوں تک محفوظ و مصئون رہا ہو" صـ۲۱

پھر لکھا ہے:-

"تمام قسم کے داخلی اور خارجی براہین اس بات پر شہادت کے لئے موجود ہیں۔ کہ ہمارے پاس وہی صحیح قرآن ہے جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے خود استعمال فرمایا۔ اور ہمارے سامنے پیش کیا" صـ۲۵

آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"ہم قوی ترین دلائل کے ساتھ اس بات کے مصدق ہیں۔ کہ قرآن کریم کی ہر ہر آیت اپنی محفوظ حالت میں بغیر کسی تحریف یا تغیر و تبدل کے ہمارے سامنے اسی حالت میں ہے جس طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا" صـ۲۶

ایک متعصب عیسائی کا بیان

قرآنی فصاحت کا اقرار کرتے ہوئے ایک متعصب عیسائی T.P. Hughes افغان مشنری C.M.S. اپنی کتاب "محمڈن ازم" میں لکھتا ہے:-

"قرآن کریم کی زبان اول سے آخر تک انتہائی مصفےٰ اور پاکیزہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ عربی زبان کے لئے اس نے ایک معیار کی حیثیت حاصل کر لی ہے" صـ۱۱

پس قرآن کریم جب اپنی بے نظیر فصاحت و بلاغت کے علاوہ اپنی محیر العقول حفاظت کے ساتھ ادیان عالم کے سامنے آتا ہے۔ تو ہر ایک کو انگشت بدنداں ہو کر اس کی عظمت و شوکت کے مقابل پر جھک جانا پڑتا ہے۔

کفار کا لغو مطالبہ

ممکن ہے کہ کوئی کوتاہ عقل یہ اعتراض کرے کہ کفار مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چند معجزات کا مطالبہ کیا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے وہی معجزات ظہور میں آتے۔ تو وہ کفار کے لئے زیادہ حجت ہوتے لیکن جب ہم مشرکین کے ان مطالبات پر غور کرتے ہیں۔ تو قادر مطلق خدا کی حکمتوں پر بے اختیار سبحان اللہ کہہ اٹھتے ہیں۔ فرض کیجئے۔ اگر کفار مکہ کے کہنے پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کوئی چشمہ ظاہر ہو جاتا یا انگوروں اور کھجوروں کا ایک باغ منصۂ شہود پر آ جاتا۔ جس کے درمیان نہریں چلتیں۔ یا آسمان کا کوئی ٹکڑا گر پڑتا۔ یا خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے مخالفین کے سامنے آ جاتے یا کوئی بیت زخرف تیار ہو جاتا یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آسمان پر بجسد عنصری جا کر واپس آ جاتے۔ تو کیا آج بھی ہم غیر مذاہب کے سامنے ان باتوں کو اسی حیثیت سے تسلیم کرا سکتے۔ جس طرح اس زمانہ میں ظاہر ہوتیں؟ یقیناً نہیں اول تو منکرین ان کے وقوع کا ہی انکار کرتے۔ پھر ان معجزات کا تعلق نبوت محمدیہ سے کبھی اتنا گہرا اور استوار نہ ہوتا جس قدر قرآن کریم کے معجزہ کی صورت میں موجود ہے۔

پس قرآن کریم۔ اسلام اور اس کے برگزیدہ اور مقدس رسول کی صداقت کے لئے وہ روشن ترین ثبوت اور درخشندہ دلیل ہے۔ جس کا جواب لانے کی کبھی کسی مخالف کو نہ جرأت ہوئی نہ ہوگی۔ اور اس کی عظیم الشان اہمیت کو تسلیم کئے بغیر ان کے لئے کوئی چارہ نہیں۔

خاکسار خلیل احمد ناصر بی۔ اے
رکن مجلس انصار سلطان القلم

بٹالہ کے اچھوتوں میں تبلیغ

بٹالہ۔ ۸ رجون۔ اچھوتوں کی کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں مختلف جگہوں کے اچھوتوں کا بہت بڑا اجتماع ہوا۔

جلوس کے اختتام پر جماعت احمدیہ بٹالہ کی طرف سے ان کی شربت برف سے تواضع کی گئی۔ اور بہت سا شربت پنڈورہ فاکروبان ہاتھی دروازہ میں بھی پہنچایا گیا۔

۷ رجون کی رات کو پنڈورہ مذکور میں گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ نے ایک اچھے اجتماع میں موثر تقریر کی۔ جس میں ان کو موجودہ سطح سے بلند ہونے کی تلقین کرنے کے علاوہ تبلیغ اسلام کی گئی۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ پردھان جلسہ نے اختتام پر ایک برجستہ تقریر کی۔

اچھوتوں نے کانفرنس میں بعض اہم ریزولیوشنز پاس کئے۔ جن میں ہندوؤں میں جذب ہونے سے نفرت کا خصوصاً اظہار کیا گیا۔ — نامہ نگار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منسوخ کردہ وصایا

حسب ذیل وصایا بعض وجوہ کی بناء پر منسوخ کی گئی ہیں۔ جن میں سے بعض کی وجہ عدم ادائیگی حصہ آمد لمبے عرصہ تک بھی ہے۔

۱۔ محمد اشرف خاں صاحب مرحوم چھاؤنی فیروزپور ۲۔ شیخ محمد اسحٰق صاحب ولد شیخ مولا بخش صاحب مرحوم لاہور ۳۔ عبدالرؤف صاحب جگا بنگیال ۴۔ شمس الدین صاحب دوالمیال ضلع جہلم ۵۔ قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور ۶۔ سماۃ ہاجرہ بیوہ منشی عبدالرحیم صاحب مرحوم قادیان ۷۔ میاں عنایت اللہ صاحب افغان حال سرائے نورنگ بنوں

[illegible] صاحب [illegible] ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشن لنڈن کی مختصر رپورٹ

ماہ اپریل کے آخری اور ماہ مئی کے پہلے ہفتہ کی کارگذاری مختصراً درج ذیل کی جاتی ہے۔

ایام زیر رپورٹ میں بعض نئے اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالےٰ انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ جو کام کیا۔ وہ اختصار کے ساتھ بطور ڈائری مندرجہ ذیل ہے۔

مسٹر آرنلڈ کے مکان پر ومبلڈن میں جا کر ان سے اردو اور نماز کا سبق سنا۔ اور نیا سبق دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات سنائے۔ اور حضرت مسیح اور حواریوں کے جو معجزات اناجیل میں لکھے ہیں۔ ان کی حقیقت بتائی۔

ایک انگریز مسٹر Bates اپنے ایک دوست کو ساتھ لے کر آئے ان سے ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ابنیت اور الوہیت مسیح اور مسیح کی آمد ثانی وغیرہ مسائل کے متعلق گفتگو ہوئی۔ پھر مسجد دکھائی۔ مسٹر بیٹس نے کہا۔ دوبارہ میں اپنے ساتھ اور دوستوں کو لے کر آؤں گا اچھا اثر لے کر گئے۔ انہیں پڑھنے کے لئے پمفلٹ دیئے۔ چند خطوط لکھے۔ پھر مسٹر آرنلڈ کے مکان پر گیا۔ وہاں مسٹر سموئیل موجود تھے۔ مسٹر آرنلڈ نے انہیں اسی غرض سے بلایا تھا۔ کہ ان سے مذہبی گفتگو کی جائے۔ وہ ومبلڈن کے سکول میں لاطینی پڑھاتے ہیں۔ فرنچ اور جرمن بھی جانتے ہیں۔ ان سے دو گھنٹہ تک ضرورت مذہب اور موجودہ اناجیل اور مسیح کے معجزات وغیرہ پر بحث ہوئی گفتگو کا ان پر اچھا اثر ہوا۔

مسٹر آرنلڈ نے ایسٹ اینڈ جا کر ایک سکھ سے پگڑی خریدی۔ اور اسے بتایا کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ مسجد کا ذکر کیا۔ تو اس نے کہا۔ میں مرزا صاحب (ع) کو جانتا ہوں۔ میں چھوٹا تھا۔ جب وہ لدھیانہ آیا کرتے تھے۔ بڑے اچھے اور نیک آدمی تھے ایک معزز ہندوستانی تشریف لائے جن سے گفتگو کی۔ انہوں نے پوچھا۔ مسلمانوں میں اتفاق کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ سیاسی لیڈروں کے ذریعہ مذہبی اتحاد ہونا ناممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پہلے سے خبر دی تھی۔ کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوگا۔ اور اس کا علاج بھی بتا دیا تھا۔ کہ ان کے اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو بھیجے گا۔ سو مسیح موعود آچکا۔ اور اگر تمام فرقے جمع ہو سکتے ہیں۔ تو اس کی یہی صورت ہے کہ خدا تعالےٰ کی آواز پر جمع ہو جائیں تفصیل سے اس امر کو بیان کیا۔

اس کے بعد ساؤتھ اینڈ گیا۔ اور اسلام کے موضوع پر تھیوسوفیکل سوسائٹی میں ایک گھنٹہ پرچہ پڑھا۔ چالیس پچاس کے درمیان حاضری تھی۔ ایک گھنٹہ تک سوال و جواب ہوئے۔ یہ پہلی مرتبہ تھی۔ سوالات دوزخ و جنت۔ جہاد۔ عورت میں روح ہے۔ یا نہیں۔ مسیح کا پہاڑی وعظ قابل عمل ہے۔ یا نہیں۔ اور آیا بشپ وغیرہ مذہبی لیڈر دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ کے متعلق تھے۔ سب حاضرین جوابات سن کر خوش ہوئے۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور یہ کہ دنیا میں اگر امن قائم ہو سکتا ہے تو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ تفصیل سے بیان کیا۔ سیکرٹری اور پریذیڈنٹ نے شکریہ ادا کیا۔

۱۰ مئی کو۔ ایل کولونیل آرڈ بلیو تشریف لائے جو گورداسپور اور دہلی میں سشن جج رہ چکے ہیں۔ کرنیل ڈگلس کو جانتے ہیں۔ اور مشہور مقدمہ سے بھی واقف ہیں۔ ان کے ساتھ مہاراجہ کولہاپور سیڈنٹ کے تین چچازاد بھائی بھی تھے۔ جو یہاں تعلیم پاتے ہیں اس عرصہ میں چونکہ کوئی ملازم نہ تھا۔ اسلئے خود کھانا پکانے۔ ناشتہ تیار کرنے اور برتن صاف کرنے نیز مکان کی صفائی کا کام بھی خود کیا یہاں بھی پیر اور جمعرات کے روزے رکھے گئے اور دعائیں کی گئیں۔ خاکسار جلال الدین شمس

اٹلی میں تبلیغ احمدیت

مجاہد روما اپنے تازہ مکتوب میں لکھتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ قریباً دوسو لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کی توفیق ملی دو خاندانوں کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ وزیر جنگ کے محکمہ کے ایک معزز افسر سے جو اپنی عمر کا کچھ حصہ مسلمانوں کے درمیان گزار چکے ہیں۔ ملاقات کی۔ وہ نہایت خوش اخلاقی سے تبادلۂ خیالات کرتے رہے۔ ان پر عقیدہ تثلیث کا بطلان ظاہر کیا گیا بعض اسلامی مسائل پر انہوں نے اعتراض کئے۔ مگر اطمینان بخش جواب پاکر اس امر کا اظہار کیا۔ کہ اسلامی تعلیم عیسائیت کی تعلیم سے بہتر اور مکمل ہے۔

روما کے ایک سکول کے چند طالب علموں سے اسلام کے متعلق گفتگو کی گئی۔ انہیں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی خوبیاں بتائی گئیں۔

یونیورسٹی کے چار نوجوانوں کی خواہش پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ اسلام اور عیسائیت کے عقائد میں فرق اور اسلام کی فضیلت پر گفتگو کی۔ جس سے وہ بے حد متاثر ہوئے لٹریچر کی خواہش پر انہیں بعض کتب دی گئیں۔

ایک سیرین جرنلسٹ سے ملاقات کی گئی۔ اس سے پہلے دن قریباً نصف گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ وہ عربی جانتا ہے دوسرے دن اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے مشن سے آگاہ کیا گیا۔

اور "البشریٰ" کی ایک کاپی برائے مطالعہ دی گئی۔

فرانسیسی سیاحوں کے ایک گروپ سے تبادلۂ خیالات کیا گیا۔

سیریا کے ایک عیسائی کو عربی لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔

رومن کیتھولک مشنری طالب علموں اور پروفیسروں سے گفتگو کی گئی۔ اور انہیں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کے حالات بتائے نیز عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کیا گیا بعض انگریز عورتوں سے بھی تبلیغی گفتگو ہوئی آسٹریا کے ایک ٹورسٹ کو سلسلہ کا لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔ یونان کے ایک جرنلسٹ کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے حالات سن کر بہت متاثر ہوا ایک امریکن جرنلسٹ کو جس نے نہایت اشتیاق سے سلسلہ کا لٹریچر طلب کیا۔ اخبار مسلم ٹائمز۔ سن رائز ریویو آف ریلیجنز اور چند ایک پمفلٹ دیے گئے۔

تین اعلےٰ خاندانوں کی عورتوں اور مردوں کو کئی کئی گھنٹے تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ وہ اسلامی تعلیم کی خوبیاں سن کر بہت متاثر ہوئے

یونیورسٹی کے اکثر طلبار تبادلۂ خیالات کے لئے آتے رہے۔ وہ اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

خاکسار ملک محمد شریف از روما

ایک اہم اور نئی کتاب کی مرکزی لائبریری کیلئے ضرورت

ایک اہم اور نئی شائع شدہ کتاب انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جو کہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔ اور دو جزو ضمیمے الگ ہیں۔ اس کی قیمت 7-56 پونڈ شلنگ یا ۷۲۰/ روپے ہے۔ اس کتاب کی مرکزی لائبریری قادیان کے لئے اشد ضرورت ہے۔ کوئی صاحب حیثیت دوست یہ کتاب مرکزی لائبریری کے لئے خرید کر ثواب حاصل کریں۔ یا جزوًا امداد فرمائیں۔ انکی طرف سے یہ ایک صدقہ جاریہ کا کام ہوگا۔ اور صیغہ تالیف کے کام کو بہت تقویت پہنچے گی۔ ناظم تالیف و تصنیف قادیان

355

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ احمدیت

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مبلغ صوبہ بہار کی رپورٹ

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد لکھتے ہیں:۔

۲۵ مارچ سے ۱۰ اپریل تک ٹاٹانگر۔ موسیٰ بنی۔ رانچی۔ پٹنہ۔ مظفر پور۔ بیگوسرائے اور مونگھیر کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ ان جماعتوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ان سے صوبہ وار جلسہ سالانہ کے لئے چندہ وصول کیا۔ اس کے علاوہ چند مشورے تبلیغ و تربیت کے بارے میں ہوئے۔ ۱۰ اپریل سے ۸ مئی تک مونگھیر میں قیام کیا۔ دوران قیام میں مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کیا۔ اور اس کی بیس نقلیں صوبہ کی مختلف جماعتوں اور مجلس عاملہ کے سیکرٹری کو بھیجیں۔ ایام جلسہ میں یعنی ۱۷-۱۸-۱۹ اپریل کو تمام مہمانوں کے قیام وطعام کی نگرانی کے علاوہ روزانہ مجلس شوریٰ میں شامل ہوتا رہا۔ کانفرنس کے ختم ہونے پر مرتب کردہ رپورٹ اور پاس شدہ تجاویز مختلف جماعتوں اور سیکرٹری صاحبان کو دیں۔ مونگھیر میں علاوہ تبلیغی کام کے چند نوجوانوں کو قرآن کریم کا ترجمہ اور عربی کی پہلی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ انصار اللہ کا احیاء کیا گیا جس میں آٹھ دوست شامل ہوئے۔ ماہ مئی کے تبلیغی ٹریکٹ کے لئے مضمون لکھا گیا ۱۳۰۰ ٹریکٹ ہندی اردو زبان کے مرکز سے منگوا کر تمام جماعتوں کو بھجوائے۔ ۷ مئی سے ۱۷ مئی تک جگاڈول اور بہار شریف کا دورہ کیا۔ اس عرصہ میں دس روپے کا انگریزی اور اردو لٹریچر خاکسار نے اپنی جیب سے خرید کر تقسیم کیا۔

لائلپور میں تبلیغ

شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری انصار اللہ اطلاع دیتے ہیں:۔

ماہ مئی میں دو مناظرے ہوئے پہلا مناظرہ قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور۔ اور قاضی فضل قادر صاحب غیر احمدی کے درمیان نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوا۔ دوسرا مناظرہ قاضی محمد بشیر صاحب احمدی اور حافظ عبد المجید صاحب غیر احمدی کے درمیان وفات مسیح پر ہوا۔ ہر دو مناظرے پرائیویٹ مکانات میں شرفاء کی موجودگی میں بہت کامیاب ہوئے ۳۰ مئی کو انصار اللہ کے ممبروں نے شہر میں تبلیغ کی۔ اور ایک پرائیویٹ طور پر وفات مسیح پر مناظرہ کیا۔ ایک ہندو کنج لال نے ۳ مئی کو جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت بدزبانی کی۔ دوران تقریر میں ہمارے ایک دوست نے اس کو بدزبانی سے منع کیا۔ تو اس پر غیر احمدیوں کا ایک ہجوم احمدیوں پر پل پڑا۔ ملک عبد القادر صاحب احمدی کو بھی بہت زدوکوب کیا گیا۔ حتیٰ کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ ۳۱ مئی کو جماعت نے پبلک جلسہ کیا۔ جس میں اس ہندو کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

مبلغ یو۔ پی کی رپورٹ

مولوی عبد المالک خان صاحب لکھنؤ سے لکھتے ہیں۔

۱۵ مئی سے ۲۳ مئی تک کانپور۔ چھبڑامئو۔ مین پوری۔ سرسا گنج۔ کراؤں اکبر پور۔ مقامات کا دورہ کیا۔ اور سات لیکچر دئے۔ مین پوری میں ایک پرائیویٹ مناظرہ آریہ سماج کے ساتھ ہوا۔ سرسا گنج میں ایک ہندو نے اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام بشیر احمد رکھا گیا۔ انہوں نے نماز سیکھ لی ہے۔ اور قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ یہاں اچھوت اقوام میں موچی بہت زیادہ مالدار ہیں۔ بشیر احمد صاحب نومسلم کا ان میں سے ستر کے قریب افراد پر اچھا اثر ہے۔ ان کا ایک بھائی ڈاکٹر ہے۔ انہوں نے بھی بیعت کی خواہش ظاہر کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بیعت کرنے کی توفیق دے۔ چھبڑامئو کے اچھوتوں سے ملا اور تبلیغ کی۔ تعلیم یافتہ طبقہ کو ٹریکٹ دیئے

مبلغ علاقہ مالابار کی رپورٹ

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری لکھتے ہیں:۔

۱۵ مئی کالی کٹ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ میں تبلیغ کے لئے گیا۔ میرے ہمراہ اس سفر میں پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان اور دو اور احمدی تھے۔ تین میل رستہ پہاڑی تھا گرمی سخت پڑ رہی تھی۔ دوپہر کے وقت پہنچے۔ اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد تبلیغ کے لئے نکلے۔ قصبہ میں تین جگہوں پر گفتگو ہوئی۔ گفتگو احمدیت کے خصوصی مسائل اور سیاسی مسلک کے متعلق تھی۔ ۱۶ مئی کو ایک اور قصبہ میں گیا۔ جو سات میل دور تھا۔ یہ سارا علاقہ پہاڑی ہے۔ کچھ دیر وہاں تبلیغ کرنے کے بعد کشتی کے ذریعہ ایک اور گاؤں میں گئے۔ جو عربی مدرسہ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ایک رئیس کے ذریعہ جو احمدیت سے دلچسپی رکھتا ہے۔ ایک سکول میں گئے۔ اور رات کے دس بجے تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔

۱۷ مئی کو بذریعہ اگن بوٹ فروخ قصبہ میں گئے۔ اور وہاں سے کالی کٹ پہنچ گئے۔

۱۸ مئی کو احباب جماعت سے گفتگو کرتا اور انتظامی امور میں مشورے دیتا رہا۔ اڑھائی بجے کے قریب پینگاڈی گیا اور وہاں ۱۹ تا ۲۱ مئی مقیم رہا جماعت کے انتظام میں مصروفیت کے علاوہ انصار اللہ کو صبح نبراس المومنین کا سبق دیتا رہا۔ دوپہر کو بعض افراد کو بخاری پڑھائی۔ عصر کے وقت قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ بعد نماز مغرب احباب کو الفضل کے مضامین کا ترجمہ کر کے سناتا رہا۔ ۲۱ مئی کو انصار اللہ کا ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ جس میں خاکسار نے مختلف امور کے متعلق دوستوں کو ہدایات دیں۔

مبلغ ضلع ڈیرہ غازیخاں

علی محمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی دورہ کرتے ہوئے بستی بزدار تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء ختم نبوت پر تقریر کی۔ جو حقائق و معارف سے لبریز تھی۔ تقریر کے اختتام پر بعض آدمیوں نے سوالات کئے۔ جن کے مولوی صاحب موصوف نے تسلی بخش جواب دئے۔ اس کے بعد سلسلہ کلام رات کے بارہ بجے تک رہا

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

ایام زیر رپورٹ میں کوئی عام جلسہ تو نہ ہو سکا۔ کیونکہ کوئی مبلغ کلکتہ میں موجود نہیں تھا۔ انفرادی تبلیغ خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب دستور جاری ہے۔ خاکسار خود بلا ناغہ ہر جمعہ متعدد معزز غیر احمدی رؤسا سے ملکر تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں بیرسٹر ثناء اللہ صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی اور وکیل یو۔ این صدیقی صاحبان قابل ذکر ہیں۔ بیرسٹر صاحب نے بڑی مہربانی سے ملاقات و گفتگو کا موقع دیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں سے واقفیت و دلچسپی رکھتے ہیں۔ لندن کے قیام میں اکثر بزرگان سلسلہ سے ملنے کا بھی انہیں موقع ملتا رہا۔ قوم میمن جس میں احمدیت کے خلاف بہت جوش پھیلا ہوا ہے۔ ان کے متعدد ممبروں کو تبلیغ ہو رہی ہے۔ ہمارا لٹریچر بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔ مولوی عبد الحفیظ صاحب بی ایل وکیل منیجر زمینداری اسٹیٹ دیناج پور کو بھی۔ و نیز مولوی چودھری عبید الحق صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ کلکتہ کو سنرائز انگریزی۔ ریویو انگریزی کے پرچے باقاعدہ بذریعہ ڈاک بھیجے جاتے ہیں۔ انجمن ہال اور لائبریری میں روزانہ غیر احمدی دریافت حالات و مطالعہ کتب کے لئے آتے ہیں۔

ماہ مئی میں دو ہزار ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ اس کے علاوہ مرکز سے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاوارث مسلمانوں کی وراثت کے متعلق قانون

(از مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

مسٹر محمد یعقوب صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے مرکزی مجلس واضع قانون میں یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو ایک مسودہ قانون پیش کیا۔ کہ جو مسلمان بے آل و اولاد وصیت کئے بغیر مرجائے اس کی کل جائداد مسلمانوں کی قوم کو ملنی چاہیئے اور درخواست کی کہ اس مسودہ پر رائیں طلب کی جائیں۔ اس مسودہ میں صرف دو دفعات ہیں۔ اور یہ قانون کی صورت میں منظور ہونے کے بعد سارے ہندوستان پر حاوی ہوگا۔ اور کسی قانون یا رواج کے ہوتے ہوئے بھی ہر اس مسلمان کی جائداد جو امور وراثت میں شرع اسلام کا پابند ہو اور بے وصیت کئے لاولد مرجائے مسلمانوں کو مل جائے گی اور بحق سرکار ضبط نہ ہوگی۔ اغراض و مقاصد کے سلسلہ میں فاضل مجوز نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۱۲ کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ کلکتہ مدراس اور بمبئی کی عدالت ہائے عالیہ اپنے ابتدائی اختیارات کے نفاذ میں کلکتہ مدراس اور بمبئی کے باشندوں کے مقدمات میں اراضیات کرایہ جات اور مال و اسباب کی وراثت اور معاہدات اور دیگر امور مابین فریقین کے معاملات میں فریقین کے ذاتی قانون کے مطابق فیصلہ کریں گی۔ بشرطیکہ دونوں فریق اسی قانون ذاتی یا رواج بمنزلہ قانون کے پابند ہوں۔ اور فریقین مختلف قوانین کے پابند ہوں تو مدعا علیہ کے قانون ذاتی یا رواج بمنزلہ قانون کے مطابق فیصلہ کریں گی۔ اس سے فاضل مجوز کا منشا یہ ہے کہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی وراثت وجانشینی کے معاملات میں مسلمانوں پر شرع اسلام حاوی ہے۔ جس میں اس لحاظ سے کسی قانون نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ شرع اسلام کا اصلی قانون یہ ہے کہ بے آل و اولاد مسلمان کے بلا وصیت کئے مرجانے کی صورت میں اس کی جائداد مسلمان قوم کو مل جاتی ہے جس کی طرف سے بیت المال اگر وہ اس مقام پر موجود ہو۔ اس کا انتظام کرتا ہے۔ یا جو بصورت دیگر اس جائداد کی نگرانی وحفاظت واخراجات کا کوئی اور مناسب بندوبست کرتی ہے چنانچہ مسٹر امیر علی نے شرع محمدی جلد دوم ایڈیشن ۵ صفحہ ۴۷ پر یہی لکھا ہے۔

جس وقت یہ مسودہ قانون رائیں حاصل کرنے کے لئے مجلس میں پیش ہوا۔ تو ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے ۱۹۲۷ء والی مسٹر ہارون جعفر کی اس تحریک کا حوالہ دیا جس کی رو سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ تمام سود جو مسلمانوں کی رقوم پر واجب ہیں۔ ان کے ادا کئے جانے کا مطالبہ نہیں ہوا۔ اور اس لئے حکومت کے قبضہ میں پڑی ہیں وہ کسی اسلامی درسگاہ کو دیدی جائیں جس پر حکومت نے سنجیدگی سے وعدہ کیا لیکن ۱۹۲۷ء سے حکومت کی توجہ بار بار ان رقوم کے سود کے ادا کر دینے کے متعلق دلائی جاتی رہی ہے۔ کچھ عرصہ تک حکومت نے ایسی غیر مطلوبہ رقوم کا حساب پیش کیا لیکن ۱۹۳۱ء کے بعد یہ بھی مفقود ہو گیا وانہوں نے درخواست کی۔ کہ اس مسودہ میں ان رقوم کو بھی شامل کر لیا جائے اور اس سود کو بھی جو کچھ مسلمان مذہبی احکام کی وجہ سے اپنی رقوم پر لینا گوارا نہیں کرتے۔

یہ وقت ہے۔ کہ اسلامی انجمنیں اور مقتدر مسلمان حکومت عالیہ کے ذہن نشین کریں کہ وہ اس مسودہ کو قانون کی شکل میں منظور ہو جانے کی سہولت بہم پہنچائے۔ شرع اسلام کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کا کوئی قریب یا بعید وارث نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ وہ کسی کو اپنا منہ بولا رشتہ دار بھی نہیں بتاتا۔ لیکن وہ اپنی جائداد بذریعہ وصیت کسی کو منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ وصیت آخری وارث یعنی خزانہ عامرہ علے رغم الانف بخوبی نافذ کر دی جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر خزانہ عامرہ بالکل مجبوری کے طور پر آخری مرحلہ پر نمودار ہو جاتا ہے۔ ورنہ ذرا سی ترکیب سے جائداد اس تک پہنچنے سے بچائی جا سکتی ہے۔ لیکن حکومت اس موقعہ پر کسی خاص حق کے طور پر نمودار نہیں ہوتی۔ اسے اس سلسلہ میں اپنے ذمہ کچھ فرائض لے کے پورے کرنے پڑتے ہیں۔ شرع اسلام کے مطابق ایسی جائداد بیت المال کے سپرد ہو جائے گی۔ اور صرف اسلامی امور میں اسے کام میں لایا جائے گا۔ جیسے غیر مسلموں کے خلاف جہاد، تعمیر مساجد، غریب مسلمانوں کی پرورش، اگر کوئی بیت المال موجود نہ ہو۔ تو شرع کا صاف منشا یہ ہے کہ سلطان یا سلطنت کا کوئی اور قائم مقام کل مسلمانوں کے لئے اس کا منتظم ہوگا۔

لیکن حکومت برطانیہ اس موقع پر موشگافی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ کہ یہ حکومت مذہباً بالکل غیر جانبدار ہے اور اس کے لئے صرف ایک ہی صورت ممکن ہے جو اس کا طرز عمل ہوگا۔ کہ وہ اس جائداد کو کل ہندی برطانوی رعایا کے مفاد کے لئے استعمال کرے گی۔ انگریزی عدالتوں نے بھی بیت المال کی موجودگی تسلیم نہیں کی۔ اور قطعاً یہ قرار دیدیا ہے کہ جس جائداد کا کوئی وارث نہ ہو حکومت اسے دیگر مقاصد میں استعمال کر سکتی ہے اس اصول کے متعلق ایک مقدمہ کلکٹر مسولی پٹم بنام کوالی ۸ مور انڈین اپیل ۸۹۴ ذن ۱۸۶۱ء صفحہ ۵۲۵ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں یہ اصول اس صریح حکم کے ہوتے ہوئے کہ بادشاہ برہمن کی جائداد ہرگز نہ لے۔ استعمال کیا گیا۔ فاضل پریوی کونسل کے الفاظ اس مقدمہ میں حسب ذیل تھے۔

"جب یہ پورے طور پر ظاہر ہو جائے کہ آخری مالک جائداد کے ذاتی قانون کے مطابق اس کا کوئی وارث موجود نہیں تو ہماری ریاست میں وہ جائداد اس ذاتی قانون کی پابندی سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ کل جائدادیں جو کسی مذہبی کام کے لئے وقف ہیں کسی نہ کسی مالک مجاز کی ملکیت ہونی چاہئیں اس لئے قانونی لحاظ سے کوئی جائداد بے مالک کے متصور نہیں ہو سکتی۔ اور وہ بحق سرکار ضبط ہو جاتی ہے۔ اور یہ قانون ملک کی ہر عدالت میں عام طور پر نافذ ہے۔ ذاتی ملکیت ختم ہونے پر سرکاری ملکیت شروع ہو جاتی ہے۔"

عدالت کا تعبیر شدہ قانون اوپر درج ہو چکا۔ اس لئے اب ضرورت یہ ہے۔ کہ اس معاملہ میں سہولت پیدا کرنے کے لئے مجلس واضع قوانین مدد کے لئے قدم بڑھائے۔ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ مسلمان شرع اسلام سے واقف ہوتے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ حکومت عالیہ سے التجا کریں کہ جو ان کے قانون سے ان کا حق ہے۔ انہیں دے دیا جائے۔ تو ذرا بھی تعجب خیز امر نہ ہوگا۔ شرع اسلام صاف طور پر بیت المال کا تصور دلاتی ہے۔ اور اس کی غیر موجودگی کی صورت میں سلطان یا سلطنت کا قائم مقام جائداد کو کل مسلمانوں کے مفاد کے لئے استعمال کرنے کا خیال دلاتا ہے۔ حکومت انگریزی کے ماتحت مختلف قومیں ہیں۔ جن کی ضرورتوں کی طرف اسے توجہ کرنی اور ان کے لئے ذاتی قانون بلا تامل استعمال کرنا لازم ہے۔ اور وہ غیر جانبداری کے عذرات کی پیچیدگیوں میں پڑ کے اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتی۔ یہ اصول مساوی طور پر مسلمان ہندو اور عیسائی کے حق میں عاید ہوتا ہے۔

حکومت کو چاہیئے کہ بے آل و اولاد اور بے وصیت مسلمان کی جائداد مسلمانوں کو مل جانے دے۔ اور اگر اسے مناسب معلوم ہوا۔ اور وہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے مذہبی محکمے قائم کرنا چاہے۔ تو وہ ایسی جائدادوں کو اپنے قبضہ میں رکھ کے ہر قوم کے فائدہ کے لئے اسے استعمال کرے۔ لیکن کیا حکومت عالیہ اس زائد بار کو اٹھانے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں۔ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں۔ جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری **مفرح یاقوتی**۔ مارالحم خاص۔ فرسیموسا۔ حب مفرح الذہب۔ نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کے لئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کے لئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام عنبرین ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزاء بہت قیمتی ہیں یہ طیور کے دماغ انکے نخاع اشیین اور بیش قیمت ادویہ یا عنبر کیلشیم گلیسر فاسفیٹ اور ڈیمین جوہر حیاتین کی سائنٹیفک ترکیب ہے۔ اعضائے رئیسہ ارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرم موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے اور خاص طور پر انہیں کے لئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی۔ عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے خفقانی کمزوری انفلوائنزا۔ ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ۔ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ۔ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنیوالے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کر دیتی ہے اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ چار روپے آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کے ساتھ نفیس اور ممتاز دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان لعل یشب کافوری ورق نقرہ زہرہ مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے دماغ تر و تازہ رہتا۔ قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ خلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تریاق کا طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک ۳ ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی [illegible] بارہ آنے۔ دواخانہ [illegible] حکیم محمد حسین [illegible] دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونوں اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں تو بہت زیادہ فائدہ میں رہینگے۔ اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے۔

طیار ہو گی؟ مناسب صورت یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ بے آل اولاد مسلمان کی جائداد بحق سرکار ضبط نہ ہوا کرے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کی تجویز بھی اس مسودہ میں شامل کر لی جائے کیونکہ ڈاکخانوں اور سرکاری ضمانتوں کے سود جو حکومت کے قبضہ میں ہوں اس سود کی ضمن میں آتے ہیں۔

یہ بالکل صاف اور قابل فہم مسئلہ ہے۔ کہ جب حکومت ایک بے وصیت مرجانے والے کی جائداد لینے کے لئے آگے بڑھتی ہے۔ وہ اسے ان پابندیوں کے ساتھ لیتی ہے۔ جو مرنے والے کا ذاتی قانون اس پر عاید کرتا ہے۔ وہ دو متضاد کام نہیں کر سکتی۔ کہ ایک طرف تو جائداد لے لے اور دوسری طرف غیر جانبداری کی گتھیوں میں الجھ کے اس ذاتی قانون کے فرائض کی تکمیل سے گریز کرے۔ اور وہ جائداد کل ہندی انگریزی رعایا کے مفاد کے لئے استعمال کی جانے لگے۔

اسمبلی کے ہندو مسلمان ممبر اس معاملے

رجسٹرڈ

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — پاس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں یا نئے دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبدالجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بریلی ۸ر جون۔ بسال پور ضلع پیلی بھیت سے بم پھٹنے کی لرزہ خیز واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بم ایک بزاز پر پھینکا گیا تھا۔ جو اس وقت اپنی دکان کے اندر بیٹھا تھا۔ مگر نشانہ خطا ہو گیا اور بم بزاز کو لگنے کی بجائے دیوار کے ساتھ ٹکرایا اور پھٹ گیا۔ اور کپڑے کے چند تھان خراب ہو گئے کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی گرفتاری ہوا ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے حکام اس واردات کو کوئی سیاسی اہمیت نہیں دیتے۔

بنوں ۸ر جون۔ توری خیل پٹھانوں نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ فقیر اپی کو اپنے علاقہ میں نہیں آنے دیں گے۔ اگر وہ آیا تو اسے گرفتار کر کے گورنمنٹ کے حوالے کر دیں گے۔ انہوں نے تمام اغوا شدہ ہندوؤں اور سکھوں کو رہا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے ایک سو قیدی گورنمنٹ نے رہا کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۸ر جون۔ آج پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گاندھی جی نے گورنروں اور وزیروں کے متعلق جو بیان دیا ہے وہ گورنمنٹ نے اخبارات میں پڑھا ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی تجویز نہیں جو کانگرس کے مطالبات کو منظور کرنے کے حق میں ہو۔

نئی دہلی ۸ر جون۔ جمعیت العلماء ہند کے ناظم مولوی احمد سعید نے ہندوستان کے علماء کے نام ایک اپیل جاری کی ہے۔ جس میں اس امر پر زور دیا ہے کہ علماء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی اور مذہبی رہنمائی کریں۔ جمعیت شروع سے ہی مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرتی آئی ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ مسلمان علماء جمعیت العلمائے ہند کے جھنڈے تلے جمع ہو کر مسلمانوں کی سیاسی اور مذہبی رہنمائی کریں۔

شملہ ۸ر جون۔ سر سندر سنگھ مجیٹھیا تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ لاہور میں ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں کی بہتات کی وجہ سے طلباء میں شراب نوشی کی عادت بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں شراب نوشی کی قانوناً ممانعت کر دی جائے۔ جن کے پاس شراب بیچنے کا لائسنس موجود نہ ہو۔

لنڈن ۷ر جون۔ برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے فیصلہ کیا ہے کہ ہاؤس آف کامنز کے ڈپٹی لیڈر کا عہدہ اڑا دیا جائے۔ بالڈون کیبنٹ کے زمانہ میں سر سائمن مامور تھے۔ مسٹر چیمبرلین کا ارادہ ہے کہ وہ خود پرائم منسٹر اور ہاؤس آف کامنز کے ڈپٹی لیڈر کے فرائض ادا کریں۔

شملہ ۸ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ یکم جولائی سے چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں ان کی عدم موجودگی پنجاب ہائی کورٹ کے جج آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند صاحب قائم مقام چیف جسٹس مقرر ہوں گے۔

شملہ ۸ر جون۔ ۶ر اور ۷ر جون کی درمیانی شب کو مداخیل کیمپ پر حملے ہوتے رہے۔ وادی ٹوچی میں بٹا خیل سکاؤٹ پوسٹ پر بھی حملہ کیا گیا اور بم پھینکا گیا۔ رات کے وقت وزیریوں کے ایک گروہ نے جو ۱۴۰ اشخاص پر مشتمل تھا۔ ایک پل کی چوکی پر حملہ کر دیا فوجیوں نے مقابلہ کے بعد حملہ آوروں کو پسپا کر دیا۔ برطانی فوج کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۸ر جون۔ برطانیہ نے ہسپانیہ کے سواحل کی نگرانی کے متعلق حال میں جو یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ آئندہ نگرانی کرنے والے جہاز کو حملہ کی صورت میں انفرادی مقابلہ کو محض اندفاع کی حد تک رکھنا چاہیئے اس کے متعلق لنڈن میں خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی کی طرف سے اس کی کوئی مخالفت نہ ہو گی۔

وائنا ۸ر جون۔ مقامی پولیس نے ایک آسٹرین نازی کو ڈاکٹر شسنگ چانسلر آسٹریا کو قتل کرنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۲۲ر جون کو ہو گی۔ بہت عرصہ ہوا ملزم آسٹریا سے بھاگ گیا تھا اور اسے زیادہ عرصہ باہر رہنے کے بعد شہریت کے حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ ۱۹۳۵ء میں بلا اجازت آسٹریا میں داخل ہو گیا۔

انگورہ ۸ر جون۔ ایک برقیہ مظہر ہے کہ انگورہ کے قریب ایک میگزین میں آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلے میلوں سے نظر آتے تھے۔ بم پھٹنے سے زمین میں گہرے گڑھے پڑ گئے۔ اس حادثہ سے ۵۰ ترک جاں بحق ہوئے۔ اور ۸۰ مجروح ہوئے۔

دمشق ۸ر جون۔ وزیر اعظم جمہوریہ شام نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسکندرونہ میں ترکوں اور شامیوں میں جو فساد ہوا ہے۔ حکومت شام اس امر پر اظہار افسوس کرتی ہوئی اعلان کرتی ہے۔ کہ ایسے واقعات سے حکومت شام کا کوئی تعلق نہیں۔

بریلی ۸ر جون۔ پنڈت گووند بلبھ پنت کے استعفے سے مرکزی اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی تھی۔ اس کے لئے پنڈت بدری دت پانڈے بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ کانگرس اس حلقہ سے آچاریہ کرپلانی کو بھیجنا چاہتی تھی لیکن ان کے کاغذات نامزدگی نامنظور ہو گئے۔

روما ۸ر جون۔ بلباؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ باغیوں نے لیمونیارج کو پھر فتح کر لیا ہے۔ باغیوں نے ہوائی حملہ جس کی مدد پیدل اور سوار فوج اور پندرہ ٹینک بھی کرتے کئی گھنٹہ تک جاری رکھا۔ بالآخر اہل باسک کو پسپا ہونا پڑا۔

نئی دہلی ۸ر جون۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ایک نئی کانگرس بنائی جائے۔ جو موجودہ آل انڈیا نیشنل کانگرس سے بالکل مختلف ہو۔ اور جس میں ہر قوم اور ہر خیال کے آدمی شامل ہوں۔ اس کی حکمت عملی یہ ہو۔ کہ تا حد امکان موجودہ آئین سے فائدہ اٹھایا جائے اور مکمل آزادی کے لئے جدوجہد کی جائے۔

برلن ۸ر جون۔ ہر ہٹلر نے ڈیڑھ لاکھ نازیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی سے سوال کیا گیا ہے کہ وہ اسلحہ میں تخفیف کیوں نہیں کرتا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جرمنی کو اب دوسری اقوام پر اعتبار نہیں رہا۔ اس لئے اب پہل دوسری اقوام کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ کچھ عرصہ قبل جب تخفیف اسلحہ کا فیصلہ ہوا۔ تو جرمنی نے تخفیف کر دی لیکن دوسری اقوام نے نہ کی۔

برلن ۸ر جون۔ میونچ کے ایک پادری نے تقریر کرتے ہوئے حکومت پر کچھ اعتراض کئے۔ جس سے نازیوں اور کیتھولکس میں جھگڑا ہو گیا۔ لیکن پادری کی گرفتاری سے حالات روبا صلاح ہو گئے۔ کل نازی نوجوانوں نے گرجوں کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور مخالفین سے دست و گریبان ہوئے پولیس نے صورت حالات پر قابو پانے کے لئے دس اور پادریوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

امرت سر ۸ر جون۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۵ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۵ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۶ آنے ہے۔

پیرس ۸ر جون۔ ایک ہسپانوی جہاز آج بلباؤ سے ۵ ہزار پناہ گزین لے کر جن میں ایک تہائی بچے ہیں۔ فرانس روانہ ہو گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام [illegible] قادیان [illegible]